رجسٹرڈ نمبر اے ۷۸۳



توجہ شرط ہے

(۱) اودھ پنچ میں بھرتی کی خبریں نہیں ہوتیں۔ مذہبی جھگڑے نہیں ہوتے۔ بے تکے مضامین نہیں ہوتے۔ اودھ پنچ بھانڈوں اور مسخروں کی طرح ہنسانے کی کوشش نہیں کرتا۔ بلکہ ایک حکیم کی طرح قابل مضحکہ امور پر خود ہنستا ہے۔ دوسرے اس ہنسی کی تقلید بھی کرتے ہیں اور گریہ بھی۔ اودھ پنچ صرف اپنی بضاعت پر قانع اور منقولات سے بے نیاز ہے۔

(۲) قیمت کی زیادتی پر منہ نہ بنایئے۔ نہ حجم کی کمی پر تیوریاں چڑھایئے اسلیے کہ گوہر و خزف میں فرق ہے بلکہ افادات کی جدت۔ رائے کی صحابت بے رو رعایت، حکمت چینی صحیح نتائج واقعات اور بنیادی اصلاحات اخلاقی و سیاسی و ادبی پر نظر کیجیے۔ انشاء اللہ سال بھر کے مجموعے میں آپ کو سیکڑوں ایسے جواہر مل جائیں گے جن کا ثانی کسی دوسرے خزانے میں نہ ملے گا۔

منیجر کی نہایت ضروری گزارش

قواعد و ضوابط

(۱) اجرت اشتہارات اور قیمت اودھ پنچ بہر حال پیشگی لی جاتی ہے۔

(۲) شاگردان مدارس کے ساتھ بشرط تصدیق ہیڈ ماسٹر یا پروفیسر صرف سالانہ قیمت میں ایک روپیہ کی رعایت کی جائے گی یعنی چار روپیہ (للعہ) سالانہ قیمت لی جائے گی۔ یہ ضروری شرط ہے۔

(۳) قیمت اودھ پنچ کا وی پی نہیں بھیجا جاتا اسوجہ سے کہ طوالت کے علاوہ وی پی بھیجنے میں خرچ زیادہ ہوتا ہے۔

(۴) نمونہ بازوں کو معلوم رہنا چاہیے کہ اودھ پنچ ایک مشہور ظریف پرچہ ہے اور مدتوں سے ملک کی خدمت کر رہا ہے نمونہ کے طور پر ایک پرچہ دیکھنے سے اسکی تمام خوبیاں ناظرین دریافت نہیں کر سکتے۔ ہر ایک نمبر میں نئے مضامین ہوتے ہیں ممکن ہے کہ جو پرچہ نمونے کا آپ کو ملے اس میں آپ کے مذاق کے مضامین نہوں۔ اور دوسرے پرچے میں آپکے حسب خواہش مضامین ہوں۔ لہذا یہ بہتر ہے کہ آپ امتحاناً تین ماہ کے واسطے خریدار بن جائیے اگر اس پرچے کے مضامین آپ کے مفید مطلب اور مذاق کے موافق معلوم ہوں تو پچھ ہفتے کے اندر مزید تین روپیہ بھیجکر آپ مدت خریداری کو ایک سال تک بڑھا سکتے ہیں۔ ورنہ ما بخیر شما بہ سلامت۔ بندہ پرور ایک مشہور یکتا و یگانہ پرچہ کا نمونہ طلب کرنا ہی فضول ہے۔

(۵) طالبان معت اگر اپنی جیب پر قیمت کا بار نہیں ڈال سکتے تو انہیں لازم ہے کہ پچھلے سالانہ خریداروں سے قیمت بھجوائیں اور اس طرح اپنے نام ایک سال کے لیے اودھ پنچ بلا قیمت جاری کرالیں۔ دام ہدرم نہیں تو قدمے کوشش سے فائدہ اٹھائیں مذہب یا ناداری یا یتیمی کا واسطہ دلانا خلاف ہمیت ہے۔

(۶) یہ تو ہم کہہ نہیں سکتے کہ ڈاکیے صاحب ڈاکو ہیں۔ یہاں سے ہم پرچہ روانہ کرتے ہیں وہ راستہ میں گاؤ خورد ہو جاتا ہے لیکن یہ مشاہدہ ہے کہ ہر نمبر کے اشاعت کے عقب میں پانچ چار عتاب نامہ منیجر کے نام ضرور آتے ہیں۔ ہر ایک کاپی کے ساتھ ہزاروں خریداروں کے دولتخانے پر نیاز مند منیجر خود نہیں پہونچ سکتا اور پرچہ کو گم ہونے کی عادت ہے پس اس عادت کا علاج یہی ہے کہ گم شدہ نمبر دوبارہ حاضر خدمت کیا جائے۔ پرچہ کی اشاعت سے غرض یہی ہے کہ آپ حضرات ملاحظہ فرمائیں۔ ناخوش کرنا مقصود نہیں ہے۔ لہذا عمداً تساہل نہیں ہوتا۔

(۷) میعاد خریداری ختم ہونے سے ایک ہفتہ قبل دفتر سے اطلاعی خط روانہ ہوتا ہے اگر اسکا جواب نہ ملا تو زیادہ تنگ طلبی اور زبردستی نہیں کی جاتی پرچہ بند کر دیا جاتا ہے۔ لہذا تجدید خریداری منظور ہو تو فوراً اطلاعی عریضہ کا جواب ملنا چاہیے جسکی روانگی کی رسید ڈاکخانے سے حاصل کر لی جاتی ہے۔

(۸) جن اشتہارات و اطلاعات کے تحت میں منیجر اودھ پنچ کا نام نہیں ہے انکے متعلق جملہ خط و کتابت مشتہر کے نام ہونی چاہیے مشتہر خود ہی تحریرات کے ذمہ دار ہیں

(۹) جو مضامین "اودھ پنچ" کی مسلک کی پالیسی کے مطابق نہوں گے وہ شائع نہونگے اور ان کی واپسی پر بھی ہم مجبور نہیں ہیں

(۱۰) مضامین صاف خط میں کاغذ کے ایک ہی رخ پر لکھے جائیں۔ مذہبی اور ذاتی حیثیت سے کسی شخص یا قوم کی تنقیص ان میں نہ ہو فقط۔

نوٹ

جو حضرات خریدار ہیں انہیں خطوط اور منی آرڈر میں نمبر خریداری ضرور لکھنا چاہیے جو کہ ان کے نام کی چٹھی پر لکھا ہوا ہوتا ہے۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

جلد ۱۴ نمبر ۴۴

مضامین غیر

مورخہ ۱۹ دسمبر ۱۹۲۹ء

مُراسلہ

مکرمی جناب ایڈیٹر اودھ پنچ لکھنؤ دام لطفہٗ

تسلیم - مزاج مبارک - دیگر یہ کہ یہ غزل مع اعتراض و جواب اعتراض آپ اپنے روزنامہ میں شائع فرما دیں تو دل سے شکرگزار ہوں گا۔ اور ایک آدھ کا گمشدہ پرچہ مرحمت فرما دیں۔ آپ ایک روزنامہ بھی ارسال فرما دیجیے گا تاکہ میں آپ کی عنایت اپنی آنکھوں سے دیکھ کر مضمون درمیان سنت ہوں فقط

نیازمند ایم عبدالحق ستمؔ بنارسی

غزل

... اضطراری ہے ... مجبور تھا

جو اٹھا تو پریشان تھا جو بیٹھا تو پریشان تھا

عبث آ کے یہ صحرا صحرا میں پریشان تھا

یہ مشت خاک ہی میری غبار کوئے جاناں تھا

وہی کوزہ نادانِ حسن کا اعجاز کرتا ہے

جدھر رخ پھر گیا تیرا گلستاں ہی گلستاں تھا

نظر کے سامنے تھا کوچۂ جاناں کہ دم تو تھا

قضا آئی کہ ... کہاں کا بھٹکا ... تھا

نکل کر دشت میں گھبرا کے میری جاں نکل جاتی

چمن سے دم الجھا تھا بیاباں تو بیاباں تھا

وہیروں کی تو اکثر ... ملتی ہے عزیزوں کو

مرے مرنے پہ بھی برسوں ... باب زنداں تھا

... نہ میری عمر بھر ... ستمؔ

وجود اپنا جہاں میں خواب تھا لیکن پریشاں تھا

مندرجہ بالا غزل کے دوسرے مطلع کے مصرع ثانی پر جناب حکیم جعفر علی صاحب ... حضرت ... اور جناب منشی غلام حسین خاں صاحب مرحوم بنارسی و جناب کاظم حسین صاحب ... بنارسی کا یہ اعتراض ہے کہ ردیف خاک بجائے خاکی ہونی چاہیے جیسے یہاں بنارس کے کچھ اور بھی کرم فرما ہیں جو پس پشت تو اعتراض کرتے ہیں مگر روبرو اعتراض سے گریز کرتے ہیں لہٰذا میں اس اعتراض کا جواب شائع کرتا ہوں تاکہ جن حضرات کو یہ شکوک رہ جائیں وہ مہربانی فرما کر اسی اخبار کی کسی آئندہ اشاعت میں شائع فرما دیں۔

جواب اعتراض

مصرع - یہ مشت خاک ہی میری غبار کوئے جاناں تھا

نظر - میری ہی یہ مشت خاک غبار کوئے جاناں تھا

(۱) جملہ اسمیہ میں افعال ناقصہ کی تذکیر و تانیث کا کوئی قاعدہ زبان اردو میں مقرر نہیں ہے کبھی فعل کی تذکیر و تانیث اسم کے لحاظ سے ہوتی ہے کبھی خبر کی رعایت سے یہ چند مثالیں مسلم الثبوت استادوں کے کلام سے پیش کرتا ہوں جیسی دہلی اور لکھنؤ کی خاطر کے رکن بھی ہیں یہ ملتفت خاطر رہیں۔

(الف) دریائے غم سے پار اترنے کے واسطے

تیغ قضا ... کا پل ہوا (ذوقؔ)

(ب) پھر میں ہر شاخ ... بجے

ہو گیا ہے خدنگ ... ہونے کا (ناسخؔ)

(ج) ادھر ... ہوا اور ادھر آیا یار

کاکل کی مری قسمت سے ہو گیا ... (نظیرؔ)

(د) ... آنکھ کی پتلی جو تھی جادو کا پتلا ہو گیا۔

جو صاحب جواب الجواب اعتراض کا قصد فرمائیں وہ براہ نوازش مدلل اور واضح طور سے شائع فرمائیں ذاتی رائے ذوقؔ و ناسخؔ جیسے اساتذہ فن کے مقابلے میں کوئی چیز نہ سمجھی جائے گی۔ فقط ستمؔ بنارسی

جب

ایم عبدالحق ستمؔ نمبر ... بنارس

حضرت!

اودھ پنچ روزنامہ میں ... معترض صرف ایک ہی مطلع تھا مگر ... ہی جانے سے پوری غزل عنایت فرمائی اس کا شکریہ قبول فرمائیے۔ مطلع مذکور میں "مشت خاک" ... غبار ... ایک ہے مونث دوسرا ہے مذکر ایسی حالت میں ... فعل یا علامت خبر کی نسبت تانیث و تذکیر تغیری ہوتی ہے۔ عرب صرفاً تذکیر کو ترجیح دیتے ہیں۔ فارسی میں تذکیر و تانیث کا جھگڑا ہی نہیں یعنی وہاں مذکر و مونث میں کوئی تمایز و جھگڑا نہیں ہوتا۔ اردو کی صرف و نحو میں اصطلاحات عربی سے ہیں مگر تغیر اصطلاح میں فرق ہے۔ بہرحال آپ اعادہ کی تانیث کا لحاظ کرتے تو ... بھی کہہ سکتے تھے اور غبار کی تذکیر کا پاس بھی بیجا نہیں جو لوگ معترض ہیں انھوں نے اردو کی نوعیت پر غور نہیں کیا۔

مشت خاک کی صورت غبار کی شکل میں تھی گویا تھا۔ وہ بنانے تو قریب ہے۔ خصوصاً آخر میں کہ مونث مذکر ہونے کی آرزو میں مبتلا تھا۔ وہ ... سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض ... ہو گئیں۔ محاورہ فصحاء کی پسند پر موقوف ہے اس قسم کے جملوں میں اگر وہ تانیث کی علامت پر بنائے ... صحیح کہتے ہیں تو خبر ان کی مرضی ہے یوں ہی کہیں "یہ مشت خاک میری غبار کوئے جاناں تھی" ... ایسے علامت تذکیر پسند ہو تو وہی کہیں جو آپ نے کہا۔

جو سند آپ نے پیش فرمائی ہیں وہ صحیح ہیں مگر ان کے خلاف ... ملیں تو وہ بھی صحیح ہوں گی لہٰذا لفظی تانیث و تذکیر کے تنازع میں دو شقوں کو ملوانا چاہیے۔ اس فیصلے کے بعد اگر کوئی صاحب اثبات و صحت یا ابطال دعوے کے متعلق مضمون بھیجیں گے تو ہرگز درج نہ ہوگا۔ مطمئن رہیے۔ فقط۔ (ج)

کیا بھول گئے

ہندوستان کے مختلف مقامات پر ... شعبان ... [illegible]

[illegible]

جس میں ... [illegible]

[illegible]

۵ شعبان ... [illegible]

[illegible]

امید ہے کہ ... اسلامی اخبار ... یہ سطریں شائع کر دیں گے۔

... عبدالرسول ... کر

ایڈیٹر نسیم ...

بہت مشہور مثل مشہور ہے "لوٹی بات ہو بگڑی نہ" پس ایں جانب اس بات میں تمانت و غیرت سے اچھے رہے۔

(۳) سنہ ۲۰ سے ایک پتلا پلپلا پرزہ کہا یا لکھا [illegible] فنڈ کی مراد میں بڑا لکھا لوگ اس کا دم بھول گئے تھے یہ بھی نہ جانتے تھے کہ اس میں جو کچھ لکھا ہے وہ تقدیر کے لکھے کی طرح کبھی پورا بھی کیا یا نہیں۔ اینجانب نے [illegible] کے ملا کر جھنجھوڑا کہ میاں ذری یہ کاغذ تو اٹھا کے دیکھیے کچھ کہا بھی ہے یا نہیں؟ انھوں نے گھبرا کے منہ کھولا [illegible] ہے یہ تو اعلان آزادی ہند یا فرمان نامہ [illegible] بے دم و بے ذم ہے۔ بیچارے بوکھلا کے سیدھے ریلوے اسٹیشن پہنچے اور اسٹیشن سے سیدھے جہاز پر اور جہاز سے سیدھے [illegible] ولایت پہنچے کام بگڑ گیا ہو وہ الٹ جائے یا اُن کا دل جاتے یا [illegible] مل جائے مگر واللہ ہم نے بھی سُن لیا کہ [illegible] حکومت سے پوچھا" پھر وہ ہزاروں جو [illegible] میں لکھی ہے؟ [illegible] حکومت نے جواب دیا [illegible] حقوق ہے مگر لیجیے ہندوستان کے کھلے دشمنوں کے ساتھ [illegible] یہاں سے چپ چاپ اپنے [illegible] حکومت (ہند) [illegible] وہاں [illegible] انگلیوں پر ہاتھ پھیر کے [illegible] ولایت [illegible] اگر آپ کے دل میں ذرا بھی انصاف ہے تو کہہ دیجیے کہ یہ علامت خیریت ہے یا نہیں؟

(اسکو بھولا نہ چاہیے کہنا)

جو کہ تیرہ سو سال اُس طرف جائے [illegible]

لاحول ولا قوۃ مصرعے کی دم نہیں ہو گئی [illegible]

یاد آئے جو لبید سیزدہ سال

(۵) مولانا پنچ اس امر میں بھی تری خیریت ہے کہ مشن اور دائرہ [illegible] ساریوں نے ولایت میں بیچارے [illegible] علمی کی۔ نائب وزیر ہند سے لوگوں نے پوچھا کیا کرتے ہو۔ کیا کھاؤ ذری پھر کیا [illegible]

دراج کی خیریت سنا دو؟" اور یہاں سے تکا بند جواب دیا گیا "ابھی وہی کہتے ہیں جو سنہ ۲۰ میں کہا تھا۔ میاں اسرافیل کیا تمہارے کان کو کر گئے تھی؟" پھر پوچھا گیا کہ "تو کیا اب؟" اور دوسرے تکرار سے جواب دیا گیا "اب اور کب کی تفصیل نہ پہلے کی گئی تھی نہ آج کی گئی" جس پر پوچھنے اور جانچنے والوں کے ہوش درست ہو گئے۔ ہندوستانی اہل علم و عقل نے مشن اور دائرہ کے ساتھ بازو پر لعن طعن کی ہے

دیتے ہیں قوم کے ٹکڑا سا جیسے مانٹ یوں اب
اے قفر کھا کے چلے ہو جو ٹکڑے گھر کے
ارے اب تو کہو کہ ایں انجام بخیر ہوا۔

(۶) دس بانو کو اسی مرض نے ہلاک کیا جس یا اُن کا سارا وطن مبتلا ہو [illegible] اور زخموں سے معدے کی شکایت۔ مولانا [illegible] احسان تھوڑا ہے۔ مرنا برحق ہے۔ کہے ہاں مگر ہمدرد وطن ہو کے مرنا بیکار ہے [illegible] زندگی ہے۔

اچھا جانے دیجیے آپ بجز خیریت کے اس واقعہ کو اور کن لفظوں میں تعبیر کیجیے۔

(۷) اسمبلی میں بم چلا اور خیریت رہی۔
(۸) پنجاب اور دوسرے مقامات پر بم بنے بھی پکڑے بھی گئے اور خیریت رہی۔
(۹) دنیا بھر کے باغی کیوں آئے اور خیریت رہی۔
(۱۰) بمبئی کی ہڑتال زوروں پر ہو گئی پھر بھی خیریت۔
(۱۱) کچھ بانکے بازار ہیں۔ لہذا خیریت۔
(۱۲) پولیس گرفتاریوں میں مشغول ہے اور خیریت ہے۔
(۱۳) رشوتوں کا بازار بھی طرح گرم ہے اور خیریت ہے۔ کسی کی کسیری نہ بھولی۔
(۱۴) آپ کے ہزاروں گاؤں میں صرف ایک شخص بفضلہ ولی [illegible] بندہ فوت ہوا۔ [illegible] یا بدنا ہے مگر کہہ دیجئے خیریت ہوئی۔
(۱۵) ان تمام باتوں کے علاوہ کسی مفسد باغی نے بڑے لاٹ صاحب پر نامردی کا ہتھیار [illegible] کھانے پینے کی چیزوں سے تو ہندوستان کو فرصت ہے

سارا [illegible] اسی کا رکے سر گئی [illegible] دوران اہل ہوا۔ مسافر ہاں ہاں بچ گیا خیریت۔ نام نہیں کسی اور چیز کا نام ہے۔

واللہ آپ بھی احسان فراموش خیریت کیا یاد کر کے پھر بھی وہی رہے ہے۔ جائیے آپ سے ملاقات ترک۔

راقم ———

خیریت اشتمال شدہ حاضر سفر

پنج مل خدا۔ خدا مل پنچ

ہو گئی ہے پنچ کی شیریں بیانی کارگر
عشق کا انگوٹھا ہم بیزبانوں پر نہیں

ماشاءاللہ دنیا بھی عجیب چیز ہے جہنم کشی دیکھی جو گمان تنگ خیال حضرات گھٹے گھر یوں لگاتے ہیں کہ حضرت کیا بم اور کیسی بازی بھلا یہ بھی یقین کرے گی؟ ہم کہ ہمارے دوست ذریداروں کے آگے لیے الارض

اطلاع عنایت نامہ [illegible] عبائی پیچیدگی [illegible] ذو حوصلے والے

(وفتر [illegible] نمبر [illegible] ۱۹۲۰ء)

بجانب صاحب ڈسٹرکٹ جج [illegible] علاقہ ہردوئی
[illegible] ۱۹۲۹ء

[illegible] ہردوئی۔

بنام جد [illegible]

[illegible] عدالت [illegible] مقدمہ [illegible] مثلاً [illegible] خوب [illegible] ملحق [illegible] عدالت نے تاریخ [illegible] واپس [illegible] کو حاضر ہو۔

آج بتاریخ [illegible] ماہ دسمبر [illegible] [illegible] ہمارے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم [illegible]

مہر عدالت

یعنی ریل گاڑی پر بہ اہتمام خاص کسی نے دلی کے
سیل کے فاصلہ سے چوٹ کی ہے۔ کچھ نہیں
معلوم ہوتا ہے کہ کسی منچلے نے انڈے کا چھلکا
بارود بھر کے باورچی خانے کی گاڑی میں رکھ دیا تھا۔
ورنہ کوئی وجہ نہ تھی کہ گاڑی کا تھوڑا سا حصہ ٹوٹتا
اور صرف ایک صفاخانہ [illegible] ہو کے رہ جاتا۔
ہم کہتے ہیں کہ بارود پہ تاریخی گاڑی اور باٹری
دونوں موجود ہیں باٹری نے حرامزادے گھوڑے
کی طرح دولتی جھاڑ کے احتیاط کے ساتھ گاڑی کے
مختصر حصے کی سیج اُلٹا دی ہوگی۔ کون ایسا بے وقوف
ہے جو ایسی مہینا کہ چیرہ پرائے شگون اپنی ناک
کٹوانے کو رکھے گا۔

ابھی خدا کا شکر کرو مہاتما جان بچی اور لاکھوں پائے
رہی یہ بات کہ اسٹیشن گاہ تک پہونچنے کے پیشتر
بھی ہر کی آواز کو شب برات کا پٹاخا اور استقبالی
توپ کا گولا سمجھتے رہے تو یہ بھی کوئی تعجب کی بات
نہیں۔ گاڑی بہت تیزی سے چل رہی تھی۔ تین چار
منٹ تک اگر سب کے سب اصلیت اور حقیقت سے
واقف نہ ہوسکے تو ممکن ہے۔

عجائب روزگار ہے یہ بات البتہ ہے کہ آوازہ ہوتے
ہی پولیس کو مجرموں کی فہرست معلوم ہو گئی دہلی میں
بھی مجرم یا ملزم تیار مل گئے اور لاہور میں بھی۔
یہ صحیح ہے کہ ہندوستانی پالیٹکس میں پولیٹکل قیدیوں کی
تعداد روز بروز بڑھتی جاتی ہیں [illegible] بگڑ گئی ہے
مگر اپنے گمان کے مطابق ان مجرمین کی فہرست تیار کرنے
کے بعد ہر ایک جرم میں انھیں کو شریک و سہیم سمجھ کے
پیشتر سے گرفتار کر لینا کسقدر بے معنی معلوم ہوتا ہے۔

ہم سے پوچھیے تو ہم بتائیں یہ ساری شرارت اس
زمانے کی ہے جس نے پیشتر دیا کہ دلی ہندوستان کا
پایہ تخت بنے۔ بھلا ایسا منحوس مقام جسکی مٹی انسانی
خون کی پیاسی [illegible] ہرگز نہیں۔
پنڈتوں کی صلاح کے بموجب جلال الدین محمد اکبر شہنشاہ
نے [illegible] حکومت [illegible] آگرہ منتقل کیا تھا کہ
مقامی نحوست سے نجات ملے چنانچہ جب تک مغل سلطنت
نے [illegible] آگرے کے [illegible] میں رہا [illegible]

نحوست سے گزری کہ واہ جی واہ۔ حضرت اورنگ زیب
کے دل تر ترددِ منزل نے خدا جانے کیوں پرانی منحوس
راجدھانی میں قیام پسند فرمایا۔ وہ پہلے جس دن
حضرت شہنشاہ دلی میں داخل ہوئے گھوڑے پر
سوار تھے شہر پناہ سے متصل ایک کاروان سرا تھی
بھٹیاری نے جو شہنشاہ کی صورت دیکھی تو ساتھ والیوں
سے کہنے لگی سنا ہوا دلی والی کو بڑھا [illegible] ہے
آپ جانتے ہیں پیری و صد عیب کی نسبت اسی طرح بھلا
شہنشاہ کیوں پسند فرماتے انھوں نے گھوڑے کے
پیٹ میں گدگدی کردی گھوڑا اُچھلنے کودنے لگا۔
بھٹیاری بولی "ارے خالی بڈھا ہی نہیں مسخرا بھی"
سنا آپ نے؟ یہ پہلی پھبتی تھی جو بطور نذر استقبال
پیش کی گئی۔ اسکے بعد عالمگیر کو عمر بھر چین کی نیند
سونے کی توفیق ہوئی نہ انکے جانشینوں کو۔ ادبار
کے بادل امنڈ امنڈ کے آگ برسانے لگے نادر کا
قہر چلا۔ ابدالی کی باٹری آ پھٹی۔ غلام قادر کا بم پھٹا
[illegible] ہوا سانس لینے کی مہلت اس وقت تک ملی
جب تک بہادر شاہ رنگون نہ پہونچے۔

اے حضرت عالمگیر کی قائم مقامی میں بم کے
گولوں کے سوا اور کیا رکھا ہے اگر حکومت انگریزی
ہوشیار ہوتی اور مسخرے پن سے کنارہ کرتی تو دلی
کی جگہ آگرے میں جھنڈا لگاتی اور عزت سے راج
کرتی۔ اگر کوئی ہندوستانی اقبال پیدا بھی ہو جاتا تو
آنے والا کا بچاؤ بنا ہوا خدا اگنج پہونچ جاتا۔
دنیا کے مورخ دلی کی تاریخ میں ایسا کوئی ورق نہیں
دکھا سکتے جو انقلابی واقعات خونریزی اور اضطراب انگیز
ہنگاموں سے خالی ہو۔

گر جزب [illegible] حلقت یہ [illegible]
ہم چل رہے تھے [illegible] قدم قدم [illegible]

یہ صحیح ہے کہ وہ ذات تھی شخصیت کا اور یہ [illegible] ہے
شخصیت و پیکر جمہوریت کا کسقدر فرق ہے لیکن
گزرے ہوئے واقعات اور حال کے واقعات میں بھی
اتنا ہی فرق ہے کوئی زیادہ فرق نہیں۔ یعنی آج
ہندوستان ہر ایک مہذب قانون خدا لطف کے ساتھ
رعایا پر حکومت کی رانی ہے اور اس قانون کی پابندی

بھی سختی کے ساتھ ہوتی ہے حالانکہ سابق حاکم و
رعیت کے درمیان [illegible] ہوا اس
عہد میں وہ بات نہ تھی ہر نئے نیا قانون تھا اور وضع
قانون کا حق ہر صاحب اختیار کو تھا۔ لہٰذا چونکہ
حکومت مضبوط ہے اور وہ طرز [illegible] بھی تھا۔
مگر اسکے ساتھ ہی جس پیشے قانون کا ضرر یا اثر
بھی نہ تھا مکڑی کا جالا تھا اسلیے کہ رعیت بھی
صاحب اختیار تھی۔ حال کے قانون کی پابندی
اچھی طرح ہوتی ہے اور ان قوانین میں بہت سے
قانون ایسے ہیں جنکو رعیت پسند نہیں کرتی اور وہ
انصاف پر مبنی نہیں ہیں۔ اختیار سلب ہو چکا ہے
مکڑی کا جالا ہوتا تو پھونک مارتے ٹوٹ جاتا
فولادی زنجیر کا توڑنا آسان نہیں جب تک
دلی کا منحوس مقام مرکز نہیں بنا تھا اسوقت تک
فولادی زنجیر کے لیے سامان تیار کرنے کی جرأت رعایا
کو چنداں نہیں ہوئی۔ ہائے نحوست!! ارے نحوست!
[illegible]
مضر اور خود اسی موذی قوانین کی زنجیریں ڈھیلی
کر دے اور اہل ہند سے کہے کہ تم بھی گرفتاری کے
واسطے خود ہی اپنی خوشی سے نئی زنجیریں بنا لو
قانون سے آزاد نہ یورپ ہے نہ کوئی متمدن مقام
بغیر کسی قانون کے مدنیت برقرار رکھ سکتا ہے پس
کوئی نہ کوئی قانون ہوگا ضرور تمہارا یہ خیال ہے
کہ اس وضع کے پابند ہم رہیں گے بہت پسند

پھر گلا یا جائے لوہا قیس کی زنجیر کا

تو اچھا یہی سہی ہم صرف خراج ملک کے معین حصہ
ایک اختیاری بنا سکتے ہیں [illegible]
دخل دینگے جتنا کہ اس ہمارے سرکاری مفاد سے
تعلق ہے اور [illegible] پلنگ کے بیٹھے رہیں گے
تم بھی اس زمانہ سے رہو ہم بھی اطمینان سے
شراب پئیں اور کباب کھائیں [illegible] نہ ہم چلے
نہ تم چلو نہ ہم چلیں ایک بات تو یہ ہوئی دوسری
یہ کہ دلی کو سات سلام۔ ہر نئے کمیشنوں کا
تقرر اور غیر محدود تحویل جو کہ ارادہ ہو رہی ہے
یہ دونوں باتیں ہم باٹری کی اصلی ذمہ دار ہیں



سوجا مرد ویل

کانگریس: ہوں۔ ہوں۔ ہوں۔ ہائے ہائے۔ کیا کروں!

پنجاب: ایک گولا میری خاطر سے اور سہی۔ این ہم بالائے دوش!


ز غارت چمنت بر بہار منّت است
کہ گل بدست تو از شاخ تازہ تر ماند
کارخانہ صفر علی محمد علی تاجران عطر چوک لکھنؤ کے عطروں میں تازہ پھولوں کی نکہت ہوتی ہے

نتیجہ کمال ہوگا اگر انگریزی حکومت ذاتی منافع کی ایک حد قائم کرنے کے بعد تعلیم، خود غرضی و استحصال انگریزی کو طلاق دے اور خاص بہی خواہی خلق کے جذبے سے کام لے گی تب ہندوستانیوں کے باہمی نفاق کو روکے تو یہ بم بازی اور باغیانہ سازشیں چالیس سال مسدود ہو جائیں گی۔

مزدوروں کی حکومت قبول خصوصاً نام بڑا اور درشن تھوڑے ہے بہت نیک نام تھی آج اہل ہند کی کسوٹی پر جو اس کا سونا کسا گیا تو پیتل کی بھی خاصی جھلک دے رہا ہے۔ توقع باقی نہیں تو عرض معاف ہے۔ سو آشفتہ حواس طلبہ اور نوجوان بھرے ہوئے ہیں اور بم بازی کے سر ان پر آفتوں کے رنگ بنا کے رنگڑوں پر گزرے گھٹنے ٹیکتا رہے ہیں یہ کسی آئینی پرامن نظام کی خوشحالی کی دلیل نہیں۔ واللہ یہ بڑی نحوست ہے خاص نحوست ہے [illegible] دوستوں کے لیے نحوست

[illegible] دلی شاد رہ

مثل مشہور ہے صندوق دریا برد [illegible] منشا عمل ہے کہ صرف ایک ہی تدبیر وقتی اور ازلی نحوست دفع کر دے کوئی صاحب عقل اس ناگوار اور منحوس واقعہ کی تائید نہیں کر سکتا جو ہمارے دوست لارڈ ارون پر دلی سفر میں دلی میں وارد ہوتے وقت گزرا۔ امید ہے کہ باوجود اس کے بم بازی خیر دشمن کی زہر آمیز شریر بیانی پر دھیان نہ کریں گے اور نحوست مقام کو ملحوظ رکھ کے بے زبان ہندوستانیوں کو اپنا عاشق صادق تصور فرمائیں گے۔ فقط۔

حماقتوں کی فہرست بیوقوفیوں کا پشتارہ

کیئے صاحب سنتے سنتے گھر لیتے ہیں۔ دنیا میں آج حماقت کا وجود نہ ہوتا تو دشمن عقلمندوں کی زندگی کا سہارا ہی نہ رہتا۔ نہ سمجھیے کہ حمق کسی خاص شخص کا حصہ ہے۔ جہاں اس دنیا میں اکثر صاحب اقبال احمق نظر آتے ہیں۔ سب تو سب ہماری گورنمنٹ بھی اللہ رکھے احمقوں کی سرتاج ہے یہی وجہ ہے کہ اقبال اس کے دم قدم سے لگا ہے۔ اچھا پہلے سرکاری حماقتوں کا حال بھول سن لیجیے کہ سال بھر میں گورنمنٹ سفاہت میں کتنے گل بوٹے پیدا ہوئے۔

دنیا کا قاعدہ ہے کہ حسن خلق و مدارات کرنے کے بعد صلے میں محبت و الفت کی توقع رکھتی ہے مگر سرکاری حماقت کی چھائی سراہنے کے قابل ہے کہ گرد و حکام دہر حاذق محبت کی ترقی کا دیدہ رکھتی ہے۔ یہ حماقت نہیں تو کیا ہے یا نتیجہ حماقت اس کے اقبال ہونے میں کسے شک ہے۔ کرتی ہے تو نفرت بڑھانے کی تدبیریں۔ خدا جانے کیا طلسم ہے کہ بھی ہیں تو محبت ہوتی جاتی ہے۔ ابتدائی مہینوں میں سائمن صاحب اور دوستوں نے خود اپنے سفاہت کا ناتا پا کھول دیا۔ پولیس کو گھروں میں گھس کے خالی از عقل ہونے کا ثبوت دینا پڑا۔ گورے بچے پڑے تھے افسوں کو دیکھیے اور قیصر باغ کے [illegible] لڑکوں سے پشت ملاحظہ فرمائیے۔ کوئی بد شعور اس ہنگامے سے مشکل بچا ہوگا۔ حکومت نے ڈنڈوں کے زور سے وہاں فتح کر لیے اور ان میں لکھنؤ بنا کے آپ [illegible] کی منادی کروا دی۔ دنوں میں پولیس گھسی اور جب گزشتے میں محبت کے قابل فرق مال کا سراغ لگا فوراً بحق سرکار ضبط کر لیا۔ سائمن صاحب اپنی حماقتوں کا پشتارہ باندھ کے چل دیے تو تعمیر کی پہلی سے سیرٹری کی سازش کا عمل جب چلا خوب چلا اور اب تک چل رہا ہے۔ ابھی یہ کارنامہ سفاہت پروان چڑھا تھا کہ سازش لاہور نے انڈے بچے نکالے اس سے قبل مسٹر سانڈرس کا قتل کسی بیوقوف شخص کے ہاتھوں ہو چکا تھا بس حماقت نے اس واقعہ کو بھی سلسلہ مجہول شناختہ ورہ میں نتھی کر دیا۔ سب سے آخری حماقت گزشتہ ماہ انبالہ سے پیدا ہوئی کہ امیدوار بنا کے اہل ہند کو ایجنسی کے گھاٹ اتارا۔ چنانچہ گورنمنٹ [illegible] معلوم ہوتی ہے۔ مجموعہ افعال احمقانہ یعنی مسٹر [illegible] رپورٹ ابھی ہیر کے لکھنے پر سوار ہے۔ جو ہر حماقت سے شروع ہوا ہے اس کا خاتمہ اقبال اللہ ہی پر ہو تو ہو مگر نتیجہ حماقت کے سوا کچھ نہیں ہوتا اللہ نئے سال کا آغاز بھی حماقت سے ہو گا خدا انجام بخیر کرے۔

اب سنیے اہل ہند کی حماقت کا حال۔ اس حماقت کو مدام کے واسطے ہند سے کوئی لگاؤ نہیں جتنی تجویزیں اصلاح ملک کے متعلق کی گئیں وہ سب جتنی بر حماقت ہیں کیا حق کہ اہل وطن دائم بے اعتباری و عناد کا سلسلہ کبھی ختم نہیں ہو سکتے۔ ایک دستور العمل تیار ہوتا ہے ....

اودھ بے اعتباری کا [illegible]

نسخ کمیٹی بن گئی ہے۔ [illegible] کا مسودہ [illegible] آیا [illegible] کے غضب سے پاؤ فرقہ وارانہ مزاج اہل ملک کا مطالعہ کیے بغیر تیار ہوا۔ آپ جانتے حماقت کا تعلق اسی احاطہ تھا۔ چند تین جلدی میں رہ گئیں۔ جلدی کی حماقت اس وجہ سے سرزد ہوئی کہ روایتی استادان حمقائے ہندوستانی عقلا کا امتحان لینے کی غرض سے سوتا ساحلقہ [illegible] اب تم خود ہی وقت نہیں ہو کہ تمہارا منشا کیا ہے۔ آخر تم کس طرح کی حکومت چاہتے ہو۔ [illegible] کر سکو گے جو تمہارے باہمی عناد و حسد پر غالب آئے [illegible] اگر ان عقلا کی جگہ ہوتے تو واللہ پکار کے اس طنز آمیز حماقت کا جواب بایں الفاظ دیتے:-

"بجا ارشاد ہوا خداوند، ہم ایسے ہی ہوتے تو پھر آپ کی ضرورت کیا تھی۔ پہلے آپ اپنے آئندہ طرز عمل کو سمجھائیے کہ اب کیا ارادہ ہے تو ہم کچھ جو ہمارے دل میں ہے ہم بھی عرض کریں گے خداوند نعمت ابھی ہے اگر ہم اپنا منشا ظاہر کر دیں گے تو خود ہی آپس میں پھوٹ پیدا کرنے کا ذریعہ بن جائیں گے جناب کی اگلی پچھلی [illegible] اور [illegible] سیاست کا حال ابھی [illegible] معلوم ہے۔ [illegible] جو کچھ عنایت فرمایا وہ بے بوجھے کچھ دیکھا [illegible] دوراندیشی سے ہمیں [illegible] نقصان ہے پھر بھی عرض کریں گے۔ بالفعل معتقد تفرقہ [illegible] کے متعلق آپ کی ریاکاری کی داستان دیکھی ہے۔"

ورش [illegible] اقوام کی حماقت میں عقل ہوتی ہے اور نصیبوں کی عقل خاص الخاص حماقت۔ دوسرے مسودہ نظام عمل مرتب کیا گیا اس نے تو بچے میں [illegible]

علیحدگی۔ ادھر کچھ حماقت، ادھر کچھ حماقت۔ یہ زندگی توبہ۔ ہائے مار ڈالا۔ ارے ان ہندوؤں نے [illegible] کی گپ میں مسلمانوں کو ٹھونس دیا۔ ابھی کیا بکتے ہو۔ اس مسٹر [illegible] نے ہندوؤں کا لیکھا [illegible] بڑا [illegible] اسے تباہ ہو گئے ست گئے رام دہائی۔ کہتے تھے کہ مسلمانوں سے میل جول اچھا نہیں۔ نہ مانا۔ اسے پیارا کہنا اس کان سنا اس کان اڑا دیا۔ اب تک تو ہم سوراج سے چلے ہوتے۔ بھلا انگریزوں کی مجال تھی جو مخل کرتے۔ سوراج کو کیا ہندو مسلمانوں کے اتفاق پر موقوف ہے۔ رام رام۔ [illegible]

چلیے مسٹر [illegible] صاحب نفاق اور حماقت کی گود میں لگے غوں غوں آغوں کرنے۔ غوں غوں کی صدائیں کے بڑے [illegible] صاحب [illegible] گیا انھوں نے فرمایا کہ [illegible] تمھارے آپس میں [illegible] مگر ہم تو کمر باندھے ہوئے صلح پر تیار ہیں۔ آؤ ہم سے بات چیت کر لو۔ زبانی بات چیت میں طرفین کی حماقت کا فیصلہ [illegible] ہوئی سی بات کہ تمام پولیٹکل قیدیوں کو ہم چھوڑے پر دوسرے فریق نے زور دے دیا۔ گول میز کی [illegible] سائیکل پر روڑ شروع ہوئی پہ شرق وہ مغرب [illegible] بھلا ہماری تقریر کو چھوڑو تو سہی ابھی ہم تمھیں [illegible] دیکھیے [illegible] اور کب [illegible] ہم سے کوئی نہیں جیتا۔

[illegible] ابھی کی رہا۔ نہیں۔ اس [illegible] اُس گال میں چاول ہمارے تمھارے [illegible]

[illegible]

آپ [illegible] حماقت [illegible]

کمنڈ بازی کی فیلڈ میں دیکھ چکے۔ یہ تمام باتیں اتفاق پر موقوف ہیں۔ وہ غرض مند [illegible] یا خود غرضوں میں اتفاق ہونا ناممکن ہے۔ وہ بات کیجیے جو سر بازار [illegible] ہے۔ مکان [illegible] ہونا ناممکن۔ نوکری کو طلاق دے [illegible] بحال [illegible] رہنے کی جگہ [illegible] اور [illegible] کی مزدوری [illegible] کا مالی [illegible] کی حماقت [illegible] حکومت کی خوشنما [illegible] آپ کیجیے [illegible] تو آپ ہی کے [illegible] نہیں۔ وہ تو ٹھہرے ہندوستانی۔ [illegible] ایک کا قتل سرکار [illegible] حماقت [illegible] اب تو [illegible] گزری ہو [illegible] کی خبر خدا جانے سلامت رہے [illegible] جب کا [illegible] کا وقت آئیگا تو دیکھا جائیگا۔ [illegible] اسٹیٹس کے مسودے کو قبول کرلیں تو یہی نظام حکومت پولیٹکل [illegible] ہیں۔ پولیٹکل مقدمے شیطان کی آنت ہیں پولیٹکل [illegible]

مدت قید اسیران محن کیا کہیے
[illegible] کے سو بار گرے [illegible] زنداں ہو کر

آپ [illegible] آئے [illegible] اختیارات استعمال کرسکتے ہیں۔

بہرحال قربانی حماقت [illegible] دل ہل جاتا ہے۔ آثار اچھے نہیں۔ حکومت کی [illegible] آگ میں جلنے والے [illegible] پیدا ہونگے [illegible] کی حماقت سے کام [illegible] بھی حماقت اور [illegible] پڑجاتا ہیں۔

کانگریس کا جلسہ عنقریب ہونے والا ہے۔ یہاں [illegible] کی قیادت میں حماقت کی فوج [illegible] بہادری دکھانے والی [illegible] لوگوں نے [illegible] کی حماقت سے [illegible] حماقت کی [illegible]

[illegible]

المختصرات

سال دوم [illegible] اخبار نویسوں [illegible] اخبار نویسوں کے [illegible] دیوان سنگھ مفتون ایڈیٹر ریاست دہلی اور اکالی لاہور کے ایڈیٹر صاحب پر ہندوستانی ریاستوں نے چوٹ کی۔ کوئی [illegible] مالی نقصان [illegible] خالی نظر نہیں آتا [illegible] اودھ پنچ کا [illegible] وقت نکال رہا ہے۔ کسی اخبار [illegible] کیوں خوشامدیوں کا [illegible] اخلاق اور [illegible]

ہاں وہ نہیں خدا پرست جاؤ وہ بے وفا سہی
جس کو ہو دین و دل عزیز اس کی گلی میں جائے کیوں

[illegible] رفتاری۔ [illegible] ایک صاحب [illegible] انھوں نے اپنی بیوی کو [illegible] انگریزی [illegible]

[illegible]

تھی [illegible] اپنے جرم خلوت کو [illegible] پاس خود [illegible] جاتی تھی [illegible] انقلابی [illegible] چال [illegible] کر کے پاؤں کاٹ ڈالے۔

اگر یہ واقعہ صحیح ہے تو [illegible] اعتبارات [illegible] معنی کہ [illegible] کی مدد [illegible] ایک ادا ہوگی۔

خدا جانے طلاق میں کیا کیڑے پڑے ہیں کہ لوگ [illegible] پر آمادہ ہو جاتے ہیں [illegible] آپ نہیں [illegible] باپ [illegible] کونسی چال [illegible] ہے۔

ضعیفی دور کرنے کی تدبیر

موت کو کوئی نہیں روک سکتا لیکن اگر [illegible] ضعیفی دور کرنے کی تدابیر نکالی ہیں [illegible] اعضا کو حرکت دینے [illegible] شکایت [illegible] دیگر بیماریوں کا [illegible] اعضا کو کس طرح حرکت دینی چاہیئے اس کے واسطے کتاب میں [illegible] کسی استاد کے سکھانے کی ضرورت نہیں یہ کتاب زیادہ تر بیماروں کے واسطے مفید ہے [illegible] ورزش وغیرہ کرنے کا موقعہ نہ ملنے کی وجہ سے [illegible] دیگر امراض میں مبتلا ہو جاتے ہیں [illegible] مطابق عمل کرکے فائدہ حاصل کر سکتے ہیں اس کتاب کی [illegible] اس کی قیمت صرف ایک روپیہ [illegible] اس سے فائدہ حاصل کر سکیں۔

ملنے کا پتہ

سکہ سنچار کمپنی متھرا

جس طرح طلوع آفتاب سے

تاریکی کا دور ہونا قدرتی امر ہے

اسی طرح [illegible] علم [illegible] کے استعمال سے تپ [illegible] خونی اور مادہ تولید کی خرابی۔ [illegible] خرابی اور دیگر امراض مخصوصہ کا دور ہو جانا قدرتی [illegible] قیمت فی شیشی ایک روپیہ [illegible]

المشتہر: [illegible]

شرائط ایجنسی

(۱) روپیہ پیشگی جمع کرنا ہوگا۔

(۲) [illegible]

(۳) [illegible]

(۴) [illegible] ایجنٹ صاحب کو دیا جائیگا۔

(۵) [illegible]

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے؟

اگر آپ [illegible] مطبوعات [illegible] طبیبوں کے [illegible] صحت [illegible] بجائے صحت حاصل کرنا [illegible] نقصان [illegible] اگر آپ لکھنؤ کے [illegible] تجربہ کار اور حاذق اطبا کے مشورہ سے [illegible] فائدہ حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ تو ایک کارڈ لکھ کر دواخانہ [illegible] کی فہرست [illegible] فائدہ [illegible] تمام خط و کتابت صیغہ راز میں [illegible] ہے

المشتہر

منیجر دواخانہ [illegible] وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ

مجلدات اودھ پنچ ۱۹۲۷ء ۱۹۲۶ء

(۱) اردو کو زندہ کرنے والے دل کو تازہ کرنے [illegible] ادبی اخلاقی مضامین اور کارٹون کا مجموعہ [illegible] کتب میں محفوظ رکھنے کے قابل قیمت فی جلد [illegible] علاوہ محصول [illegible]

[illegible] دسمبر ۱۹۲۵ء [illegible] فروخت [illegible]

[illegible] قیمت مع محصول ڈاک [illegible]

(۲) جلد ۱۹۲۸ء کے [illegible] نمبروں میں [illegible] کے بہترین نمونہ موجود ہیں ظریفانہ مضامین کے [illegible] کو جلد طلب فرمانا چاہیئے۔ قیمت [illegible] علاوہ محصول۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

سیاحت ظرافت

یعنی

منشی سید [illegible] صاحب [illegible] لکھنوی [illegible] عراق عجب دلچسپ نظم ہے۔ جیسے اور شاعری کی [illegible] استادی سے کاملہ و [illegible] قیمت [illegible] وی پی اور منی آرڈر [illegible] ہے۔

المشتہر

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

غذائے روحانی

معدن الموسیقی

یعنی

وہ بے نظیر کتاب جس نے پنجاب [illegible] اور ایک گراموفون کی [illegible] کے [illegible]

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے۔

اس کے حصہ اول [illegible] والے جانتے ہیں [illegible] موسیقی کے [illegible] اس سے بہتر کتاب شائع نہیں ہوئی [illegible] حصہ دوم میں مصنف نے اساتذہ فن کے [illegible]

کو

[illegible] بنایا ہے

یعنی

[illegible] کے راز [illegible] اساتذہ فن کی [illegible] نقل [illegible] کا نقشہ کتاب پر [illegible] دیا ہے۔

مصنفہ [illegible] محمد علی خان

[illegible] اس کتاب میں ان سے نقل [illegible] کہ اگر آپ [illegible] کتاب کے [illegible] بجھنے کے [illegible] وضاحت سے [illegible] میں لکھ دیئے گئے [illegible] راگ کو برت سکتے ہیں [illegible] استاد کی تعلیم [illegible] سے کام [illegible] آپ کو اس کتاب [illegible] نے [illegible] روپیہ صرف کیا [illegible] محنت سے کام لیکے اس کتاب کو [illegible] حصہ دوم [illegible] کے استادوں کا سرمایہ ناز اس میں موجود ہے۔

اصلی قیمت علاوہ محصول [illegible] لیکن جو صاحب آخر [illegible] چار روپیہ [illegible] منی آرڈر [illegible] وہ [illegible] کے فائدہ میں رہیں گے۔ رعایتی قیمت [illegible]

المشتہر

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

اردو زبان کی ہر قسم کی کتابیں اس پتہ سے طلب کیجئے۔ منیجر جنرل بکڈپو پاٹا نالہ لکھنؤ